

اولاد طلب کرنے کی دعائیں

مسلمانوں میں ضعیف الاعتقادی کچھ اس حد تک بڑھ چکی ہے کہ شادی کے چند ماہ بعد تک اگر اولاد کی امید نظر نہ آئے تو ادھر ادھر سے کئی طرح کے اشارے کنائے اور مشورے شروع ہو جاتے ہیں۔ بہو کی نندیں اور سہیلیاں پوچھنے لگتی ہیں کہ کیا بات ہے؟ تھوڑا وقت اور گذرا اب ساس یا گھر کی بڑی عورتوں میں بھی چہ مہ گویاں شروع ہو جاتی ہیں۔ دولہا میاں سے اس کے ماں باپ یا بھائی بہنیں کچھ کہیں یا نہ کہیں، دوست و احباب اور دیگر رشتہ داروں میں یہ بات چل نکلتی ہے۔ دولہا دولہن کا میڈیکل چیک اپ ہوتا ہے اور پتہ چلتا ہے کہ دونوں طرف کی رپورٹ او۔ کے ہے۔

اب دولہا دولہن کو تو کچھ اطمینان ہو گیا کہ ہم ٹھیک ہیں، انکے گھر والوں کی پریشانی بھی قدرے دور ہو گئی کہ بہو بیٹا دونوں ہر لحاظ سے فٹ ہیں۔ لیکن پڑوسنوں اور دور پار کی رشتہ دار خواتین کو اطمینان و سکون نہیں ہوتا، وہ بہو کی ساس اور نندوں کو ”بڑے قہمی اور سر اسر مفت“ مشورے دینا شروع کر دیتی ہیں کہ فلاں مزار اور فلاں دربار پر جائیں، اُس پیر یا اُس ولی کے در پر حاضری دیں، جو مانگیں گے، ملے گا، دل کی تمام مرادیں پوری ہوگی، تمہاری جھولی بھی بھر دینگے، بیڑی پارک جائے گی، بھلا وہاں سے کبھی کوئی خالی دامن لوٹا بھی ہے؟ وغیرہ مختلف درباروں، مزاروں، پیروں، مجاوروں، سرکاروں اور باووں کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں۔ اور دولہا دولہن حتیٰ کہ ان کے گھر والوں کو بھی قائل کر لیا جاتا ہے۔ اگر کوئی تھوڑا پس و پیش کرنا چاہے، تو کہیں گے: شادی کو عرصہ ہو رہا ہے۔ آنگن میں بچے کی پرسکون و نظر نواز کلکاریاں سننے کو کان اور بچے کی معصوم صورت دیکھنے کو آنکھیں ترس گئی ہیں، اسی لئے کسی ”بزرگ“ کے پاس جانے کا مشورہ دے رہے ہیں، ابھی تک گھر والے پوری طرح تیار نہیں ہوئے تو کچھ ”خیر خواہ“ کہیں گے کہ ”آزمائیں میں کیا حرج ہے؟ پس پھر کیا ہے، ایک سے دوسرے مزار، نزدیک سے دور کے دربار، چھوٹی سے بڑی سرکار، مذہبی باووں، حتیٰ کہ درباری مجاوروں کے ہاتھ پاؤں اور گھٹنے ٹخنے چھوتے اور چومتے آگے ہی بڑھے چلے جاتے ہیں۔

اللہ کی وہ مخلوق جس کا کام اولاد دینا ہے ہی نہیں، اسی سے اولاد مانگتے پھرتے ہیں اور وہ خالق جو پوری کائنات کا بنانا سنبھالنے اور چلانے والا ہے۔ اولاد دینا یا نہ دینا جسکے اختیار میں ہے، اس طرف دھیان ہی نہیں جاتا۔ اور اگر کبھی کوئی رب کائنات کے اس دربار عالی کی طرف توجہ بھی دلائے تو پہلے نمبر پر شیطان وہ بات دماغ میں بیٹھنے ہی نہیں دیتا۔ دوسرے نمبر پر اسکے ”فری سروس والے مشیر“ حضرات اور خواتین اس طرف آنے ہی نہیں دیتے۔ اور دردر کی خاک چھاننے پر لگائے رکھتے ہیں۔

بات لمبی نہ ہو جائے لہذا آئیے، قرآن کریم سے پوچھیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے یہاں اولاد کو دیر ہوئی تو انھوں نے کس ”دربار“ سے اولاد مانگی۔ اور نتیجہ کیا نکلا:

دعاء نمبر ۱: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعاء کی: ﴿رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ۝﴾ ”اے پروردگار! مجھے وہ اولاد عطا فرما جو نیکوکاروں میں سے ہو۔“ (الصافات: ۱۰۰)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿بَشِّرْهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ۝﴾ ”ہم نے انہیں حلیم و بردبار بچے کی بشارت دے دی۔“ (الصافات: ۱۰۱)

اللہ کے دربار سے مانگا تو اس نے جوانی یا بڑھاپے کو بھی معیار نہیں بننے دیا، بلکہ بڑھاپے کے باوجود انھیں اولاد کے سکھ سے نوازا دیا۔

دعاء نمبر ۲: حضرت زکریا علیہ السلام کی بیوی آنحضرت اور خود بھی وہ بڑھاپے کو پہنچ چکے تھے۔ اولاد نہیں تھی۔ حضرت مریم علیہا السلام کی کفالت کرتے تھے۔ ان سے ملنے گئے تو دیکھا کہ انکے پاس بے موسم کا پھل پڑا ہے، پوچھا: مریم! یہ کہاں سے آیا ہے؟ انھوں نے عرض کیا، اللہ کی طرف سے۔ سو چاکر مریم کو اللہ نے بے موسم کا پھل بھیجا ہے، تو اس قدر مطلق کیلئے کیا ناممکن ہے؟ فوراً وہیں کھڑے کھڑے دعاء کی:

﴿رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ۝﴾ (آل عمران: ۳۸)

”اے میرے رب! مجھے اپنے پاس سے اولاد عطا فرما، بیشک تو دعاء سننے (اور قبول کرنے) والا ہے۔“

رحمت الہی جوش میں آئی، وہ ابھی وہیں کھڑے تھے کہ اللہ نے فرشتہ بھیج کر انھیں بیٹے کی بشارت دے دی۔ فرشتے نے آکر پیغام دیا:

﴿أَنَّ اللَّهَ يَبْشِرُكَ بِبَنِيٍّ﴾ ”کہ اللہ تمہیں بچے (نام کا بیٹا) دینے کی بشارت دیتا ہے۔“

یہ بشارت سن کر عرض کیا: ”اے اللہ! مجھے اب بیٹا کیسے ملے گا جبکہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری بیوی بے نمبر ہے؟“ فرمایا: اللہ جب کچھ کرنا چاہے تو وہ اسی طرح کرتا ہے۔

مسلك اهل حديث کا داعی و ترجمان - انٹرنیٹ پر علماء اہل الحديث کی تحریر و تقاریر کا مرکز